محض اس کا عمل ہی جنّت میں نہ داخل کر دے گا۔" لوگوں نے عرض کیا کہ "یا رسول اللہ، کیا آپ کا عمل بھی؟" فرمایا ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ برحمتہٖ "ہاں میں بھی محض اپنے عمل کے زور سے جنّت میں نہ پہنچ جاؤں گا الّا یہ کہ میرا رب مجھے اپنی رحمت سے ڈھانک لے۔"

۸۵؎ یعنی اب اگر یہ لوگ نصیحت قبول نہیں کرتے تو دیکھتے رہو کہ اِن کی کس طرح شامت آتی ہے۔ اور یہ لوگ بھی اِس انتظار میں ہیں کہ دیکھیں تمہاری اِس دعوت کا کیا انجام ہوتا ہے۔

تفہیم القرآن جلد اوّل میں ایک تصحیح

تفہیم القرآن جلد اوّل جن حضرات کے پاس موجود ہے ان سے گزارش ہے کہ سورۂ نساء حاشیہ نمبر ۱۹۵ کی آخری سطریں "پس قرآن کی روح سے جو طرزِ عمل زیادہ مطابقت رکھتا ہے" سے آخر تک حذف کر کے ان کی جگہ حسبِ ذیل سطور درج کریں:

"پھر رفع جسمانی کے اِس عقیدے کو مزید تقویت اُن احادیث سے پہنچتی ہے جو قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ ابن مریم کے دوبارہ دنیا میں آنے اور دجّال سے جنگ کرنے کی تصریح کرتی ہیں (تفسیر سورۂ احزاب کے ضمیمہ میں ہم نے ان احادیث کو نقل کر دیا ہے)۔ اُن سے حضرت عیسیٰ کی آمدِ ثانی تو قطعی طور پر ثابت ہے۔ اب یہ ہر شخص خود دیکھ سکتا ہے کہ اُن کا مرنے کے بعد دوبارہ اِس دنیا میں آنا زیادہ قرینِ قیاس ہے، یا زندہ کہیں خدا کی کائنات میں موجود ہونا اور پھر واپس آنا؟

ایک اور تصحیح

ترجمان القرآن، جون ۱۹۶۵ء میں صفحہ ۲۴۰ پر ایک آیت غلط درج ہوگئی ہے۔ اِنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ کے بجائے صحیح الفاظ اِنَّ ھٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ہیں۔